سوال

رسول اور نبی میں کیا فرق ہے

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی اور رسول دونوں پر اللہ تعالی کی طرف سے وحی نازل ہوتی ہے، اور دونوں کو ہی پیغام الہی لوگوں تک پہنچانے کا حکم دیا جاتا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا (النساء: 163)

بلاشبہ ہم نے تیری طرف وحی کی، جیسے ہم نے نوح اور اس کے بعد (دوسرے) نبیوں کی طرف وحی کی اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی کی اور ہم نے داود کو زبور عطا کی۔

اور فرمایا :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّىٰ أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ فَيَنسَخُ اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللَّهُ آيَاتِهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (الحج: 52)

اور ہم نے تجھ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ کوئی نبی مگر جب اس نے کوئی تمنا کی شیطان نے اس کی تمنا میں (خلل) ڈالا تو اللہ اس (خلل) کو جو شیطان ڈالتا ہے، مٹا دیتا ہے، پھر اللہ اپنی آیات کو پختہ کر دیتا ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

نبی اور رسول میں اس لحاظ سے فرق ہے کہ رسول کو ایسی قوم کی طرف بھیجا جاتا ہے جو کافر ہو اور رسولوں کو جھٹلانے والی ہو، جبکہ نبی کو بھی تبلیغ کرنے اور دعوت الی اللہ کا حکم ہوتا ہے، لیکن اسے کسی ایسی قوم کی طرف مستقل پیغام دے کر نہیں بھیجا جاتا جو انبیاء کی تکذیب کرنے والی ہو۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیں : النبوات از ابن تیمیہ، جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 714)

1. نبیوں اور رسولوں کی حقیقی تعداد اللہ تعالی ہی جانتا ہے، ہم تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔

ارشاد باری تعالی ہے :

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّن قَبْلِكَ مِنْهُم مَّن قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (غافر: 78)

اور بلاشبہ یقینا ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے، ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا حال ہم نے تجھے سنایا اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کا حال ہم نے تجھے نہیں سنایا۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی